بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

قربانیاں دو ہیں یا ایک ؟

یہ سوال اکثر ہر سال حج کے موقع پر لوگ پوچھتے ہیں اس بار تو مکہ ومدینہ (صانہما اللہ تعالیٰ) سے بھی فون پر استفسار ہو رہا ہے کہ ہمارے ذمہ دو قربانیاں ہیں یا ایک ؟ ایک صاحب نے تو بہت جھلا کر کہا کہ جب ہم نے یہاں قربانی کرنی ہے تو پھر مفتی صاحب یہ کیوں کہہ رہے ہیں ایک پاکستان میں بھی کرنی ہوگی ؟

اور ایک خاتون نے کہا ہماری قربانی ہمارے بچے گھر میں کریں گے تو پھر یہاں مکہ میں ہمیں قربانی کرنی کیوں ضروری ہے ؟

یہ سوال دراصل اس لئے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ حج کی تربیت کرنے والے ادارے' افراد' انجمنیں' این جی اوز' حاجی کیمپ اور بعض ائمہ مساجد اس طرف توجہ نہیں کر پاتے اور ان سے اس وقت کوئی پوچھتا نہیں اور جہاں پوچھا جاتا ہے وہاں جواب بھی مل جاتا ہے..... مگر اکثریت مسئلہ سے ناواقفیت کی بناء پر یہ سوال کرتی ہی کرتی ہے..... اور یہ بھی اچھا ہے کہ لوگ سوال کرتے ہیں اگر نہ کریں اور حج کی قربانی کو عید کی قربانی سمجھ لیں اور اپنے ذمہ واجب قربانی نہ کرنے کا گناہ اپنے سر لیں تو یہ زیادہ نقصان کی بات ہے.........

مسئلہ یہ ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنا ہر مسلمان عاقل بالغ صاحبِ نصاب پر واجب ہے..... اور الحمد للہ وطن عزیز میں لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور یہ عمل امت میں متوارث ہے۔ حج کے موقع پر حجاج جو قربانی کرتے ہیں وہ عید والی قربانی نہیں..... بلکہ قربانی ان حاجیوں کو کرنی ہوتی ہے جو حج تمتع یا حج قران کرتے ہیں..... (حج افراد کرنے والوں کے ذمہ قربانی نہیں) حج تمتع یہ ہے کہ پاکستان سے احرام باندھا مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کیا پھر احرام کھول دیا اور حج کے ایام میں پھر احرام بنیتِ حج باندھا اور اس میں حج کیا تو یہ حج 'حج تمتع ہوا۔ اور حج قران یہ ہے کہ پاکستان سے حج کا احرام باندھا اور مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کیا مگر احرام نہیں کھولا حج کی نیت اور احرام کی پابندیاں برقرار رکھیں اور حج کے بعد احرام کھولا......

ان دونوں صورتوں میں حج کرنے والے کو ایک جانور بطور قربانی پیش کرنا ہوتا ہے یہ قربانی ایک ٹکٹ میں دو

مزے (Two in one) لینے کی فیس (شکرانہ واجبہ) ہے جو اللہ کے حکم سے اللہ کی رضا کے لئے ادا کی جاتی ہے.....اس کا اس قربانی سے کوئی تعلق نہیں جو عید کے موقع پر دی جاتی ہے.....لہذا عید کی قربانی اگر آپ پر واجب ہے تو وہ پاکستان میں یا جہاں آپ ہیں وہیں کرلیں مگر حج کی اس قربانی کو نہ تو پاکستان آنے تک موخر کریں نہ اسے اس عید کی قربانی کا متبادل سمجھیں..... بلکہ اچھی طرح جان لیں کہ یہ قربانی وہیں منی میں کرنی شرط ہے اور لازماً کرنی ہے ورنہ اس کے بدلے روزے رکھنے ہیں.....دس روزے.....اور وہ بھی اس طرح کہ تین روزے یوم النحر (حج کی قربانی کے دن) سے پہلے ہوں اور باقی سات روزے جب چاہیں رکھ لیں.....بہتر (مستحب) یہ ہے کہ تین روزے سات آٹھ اور نو ذوالحج کو رکھے جائیں.....اور دیگر سات حج کے ارکان سے فارغ ہو کر وہیں مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ میں رکھ لئے جائیں لیکن اگر بقیہ سات روزے وطن واپس آ کر رکھیں تو رکھ سکتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم کے الفاظ اذا رجعتم میں ہے.....

ان روزوں کا حکم قرآن کریم میں اس طرح ہے..... **فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدى فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة كاملة**.......... (یعنی جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس پر قربانی ہے جیسی میسر آ جائے اور جو قربانی نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھے ایام حج میں اور باقی تم واپس آ کر رکھ لو۔ یہ دس روزے مکمل ہوئے)

فقہی اصطلاحات میں عام معمول کی قربانیوں کو اضحیہ اور حج کی خاص قربانی کو ہدی کہا گیا ہے.....گزشتہ تیس پینتیس برسوں سے سعودی حکومت نے یہ انتظام کیا ہے کہ حجاج کرام سے قربانی کی رقم حج کی درخواستوں کے ساتھ ہی وصول کر لی جاتی ہے اور انہیں ایک وقت متعین بتا دیا جاتا ہے کہ فلاں دن فلاں وقت تمہاری طرف سے قربانی کر دی جائے گی تم اس کے بعد احرام کھول لینا..........

مگر اب سننے میں یہ آ رہا ہے کہ حجاج کی قربانیاں ایام نحر کے بعد بھی کئی دنوں تک بلکہ ایک راوی کے بقول دو ماہ تک ہوتی رہتی ہیں.....اگر ایسا ہے تو یہ بڑی تشویش ناک خبر ہے' اس صورت میں ہمارا حجاج کو مشورہ ہے کہ وہ اپنی قربانی خود اپنے ہاتھ سے منی جا کر کریں اور جانور وہاں مل جاتے ہیں دشواری بھی کوئی خاص نہیں ہوتی.....اس لئے احرام صرف منتظمین قربانی کی یقین دہانی پر کھول دینے اور احرام کی پابندیاں نہ کرنے کا جو گناہ ہے وہ بہت بڑا ہے.....اور اس گناہ سے بچنے کی خاطر خود قربانی کرنا ہی باعث عافیت ہوگا.....اللہ رب العزت ہمیں مناسک حج کی ادائیگی اور صحیح ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆ ما مضیٰ فات، وما ذھب مات، فلا تفکر فیما مضیٰ، فقد ذھب وانقضیٰ. ☆

ویطلب علمه بحراغزیرا

حدثنا القاضی المختار ابونصر محمد بن محمد بن سهل قال حدثنی ابواحمد احمد ابن محمد بن سعد قال ثنا ابراهیم بن احمد القاضی قال ثنا محمد بن حماد عن الحسین ابن جمعة قال سمعت شداد بن حکیم یقول سمعت عبدالله بن المبارک یقول :

☆☆☆

☆وجدت ابا حنیفة کل یوم یزید نبالة ویزید خیرا☆
☆وینطق بالصواب ویصطفیه اذا ما قال اهل الجورجورا☆
☆یقایس من یقایسه بلب فمن ذاتعلمون له نظیرا☆
☆کفاناموت حماد و کانت مصیبته لنا امراکبیرا☆
☆فردشماتةالاعداء عنا وافشی بعده علما کثیرا☆
☆رایت اباحنیفة حین یؤتی ویطلب علمه بحراغزیرا ☆
☆اذا ما المعضلات تدافعتها رجال القوم کان بها بصیرا☆

قال الامام الشافعی رضی اللہ عنہ

الناس بالناس مادام الحیاة بهم والسعد لاشک تارات وهبّات
وافضل الناس مابین الوری رجل تُقضی علی یده للناس حاجاتُ
لاتمنعن یدالمعروف عن اَحدِ مادمت مقتدرافالسعد تاراتُ
واشکرفضائل صنع الله اذ جُعِلَت الیک لالک عندالناس حاجاتُ
قدمات قومٌ وماماتت مکارمهم وعاش قومٌ وهم فی الناس امواتُ

☆ارض بالقضاءالمحتوم،والرزق المقسوم،کل شیءبقدر،فدع الضجر.☆